رفتید و لے نہ از دلِ ما

از: ڈاکٹر ابصار احمد

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا مشاہدہ ہر شخص کرتا ہے۔ تمام ذی حیات نفوس کو جو اس دنیا میں آتے ہیں' ایک وقتِ مقررہ (جسے از روئے قرآن ایک لحہ بھی آگے یا پیچھے نہیں کیا جا سکتا) پر علائقِ دُنیوی کو خیر باد کہنا ہوتا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ موت کا تجربہ ہمارے صرف جسدِ خاکی پر وارد ہوتا ہے جبکہ ہمارا ملکوتی عنصر یا روح اس حادثہ سے محفوظ رہتی ہے۔ اور یہی فرق ہے ایک مادہ پرست منکرِ دین و مذہب اور حیاتِ اُخروی کو تسلیم کرنے والے کے درمیان۔ مؤخر الذکر شخص موت کو قفسِ عنصری سے آزادی اور ''انتقال'' کے معنوں میں لیتا ہے' جس کے بعد روح عالمِ برزخ میں منتقل ہو کر حیاتِ جاودانی سے ہمکنار ہوتی ہے اور اپنے ربّ کی رحمت اور ایمان' عمل صالح اور حق کے لیے کیے گئے جہاد کا بھرپور صلہ پاتی ہے۔ کسی بھی عزیز کے اس جہانِ فانی سے کوچ کا معاملہ فطری طور پر رنج اور صدمے کا ہوتا ہے۔ لیکن اہل ایمان اس صدمے پر جزع فزع کرنے کی بجائے صبر سے برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کے اجر کا مستحق بنتے ہیں اور یہی مفہوم نبی آخر الزمان (ﷺ) سے منقول ایک دعائیہ روایت میں ملتا ہے۔

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن' بانی تنظیم اسلامی و داعی تحریکِ خلافت ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم و مغفور کا ۱۴/ اپریل ۲۰۱۰ء کو رحلت فرما جانا جہاں ایک طرف بہت بڑا سانحہ ہے' جس کا اثر ان کے شروع کیے ہوئے کاموں پر پڑ سکتا ہے' وہیں اس کا اثر ''حکمت قرآن'' پر بھی ہوگا..... جس کا آغاز ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم نے کیا اور ان کا نام اب بھی بیادگار کے طور پر ''حکمت قرآن'' پر لکھا جاتا ہے' جبکہ صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم و مغفور اس مؤقر رسالے کے مدیر مسئول تھے۔ لیکن اب ان کی رحلت سے ''حکمت قرآن'' کے انتظامی معاملات میں تبدیلی ناگزیر ہے' جو جریدے کے ڈیکلریشن میں دی گئی تفصیلات کے اعتبار سے بھی ضروری ہے۔ راقم اب اس مجلّہ کا مدیر مسئول ہوگا اور برادر محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا نام ڈاکٹر رفیع الدین کے ساتھ بیادگار کے طور پر آئے گا۔

مجھے اس موقع پر عربی کے ایک مقولہ ''کبّرنی موتُ الکُبراء'' کا حقیقتاً احساس ہو رہا ہے کہ راقم اس عظیم ذمہ داری کا اہل تو نہیں کیونکہ ڈاکٹر اسرار احمد میں جو بلند ہمتی' اعلیٰ صلاحیتیں اور جودتِ فکری پائی جاتی تھیں' وہ میں اپنے اندر نہیں پاتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کی علمی وجاہت کا عالمی سطح پر اعتراف جارج ٹاؤن (امریکہ) سے شائع

شدہ کتاب "The 500 Most Influential Muslims" میں بھی کیا گیا ہے' جس میں آپ کو "Scholars" کی کیٹیگری میں نمایاں مقام دیا گیا ہے۔لیکن ظاہر بات ہے کہ ان کے شروع کیے ہوئے کاموں کو جاری رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے' اس کے لیے مرکزی انجمن خدام القرآن کو صدر منتخب کرنا ہی تھا...... چنانچہ مرکزی انجمن خدام القرآن کی شوریٰ کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں کامل اتفاق کے ساتھ مجھے بطور صدر منتخب کیا گیا۔ میں اراکین شوریٰ سے امید کرتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے مجھے منتخب کرتے ہوئے میرے اوپر بھرپور اعتماد ظاہر کیا اسی طرح وہ آئندہ بھی مرکزی انجمن خدام القرآن کے انتظامی معاملات میں میری معاونت کریں گے۔ میں الحمد للہ فلاسفی میں پی ایچ ڈی ہوں جو میں نے ۱۹۷۳ء میں انگلینڈ سے کی تھی۔ پنجاب یونیورسٹی شعبہ فلسفہ میں پروفیسر کے عہدے پر رہا ہوں اور اب سے کچھ عرصہ پہلے ریٹائر ہو گیا ہوں۔ راقم کو ڈاکٹر اسرار احمد کے چھوٹے بھائی ہونے کی وجہ سے ان کی صحبت اور براہِ راست شاگردی میں رہنے کا موقع نصیب ہوا اور میں کسی نہ کسی انداز میں ان کی معاونت کرتا رہا ہوں۔ میں نے انہیں مرکزی انجمن خدام القرآن کے معاملات اور "حکمت قرآن" کے معیار کے بارے میں بہت حساس پایا ہے۔ لہٰذا ہماری کوشش ہے کہ جس طرح "حکمت قرآن" کو وہ بڑے احسن اور پُروقار انداز میں چلا رہے تھے' تو اب انہی کے معین کردہ خطوط پر ہم اس پرچے کو ان شاء اللہ اسی انداز میں جاری رکھیں گے جو قرآن کی دعوت اور فکر کو اعلیٰ معیار پر پیش کر رہا ہے۔

"حکمت قرآن" کے معیار کا اندازہ لگانا ہو تو وہ آپ کو اس کی پرانی جلدوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ اس جریدے میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی' مولانا محمد طاسین' مولانا سید حامد میاں' پروفیسر مرزا محمد منور' چوہدری مظفر حسین' ڈاکٹر محمد یوسف گورائیہ' پروفیسر حافظ احمد یار جیسے مشاہیر اور نامور اہل علم کی رشحاتِ قلم اس میں چھپیں' جن کی فکر' قرآن کریم کے محور کے گرد گھومتی تھی۔

اگرچہ ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم اب ہم سے بچھڑ گئے' جن کی تحریریں اہل علم بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے اور ان کے افکار سے خوب استفادہ کرتے تھے' ان شاء اللہ ہماری بھرپور کوشش ہو گی کہ پہلے کی طرح ہم ان کی چیدہ چیدہ تحریروں سے اس رسالے کو مزین کرتے رہیں اور قارئین بالواسطہ طور پر ان سے رہنمائی حاصل کریں۔

اس علمی و دینی جریدے کے معیار کو قائم رکھنے اور مزید بہتر بنانے میں راقم کو قارئین کی آراء کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے لیے وہ لوگ جو علمی و فکری میدان میں تبحر علمی' جولانیٔ طبع اور راست فکری کے حامل ہیں' انہیں چاہیے کہ وہ ہمارے اس کام میں ہر لحاظ سے تعاون کریں تاکہ معاشرے میں علم و دعوتِ قرآنی فروغ پا سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے جاری کردہ کام کو آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین!